وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً

گلدستۂ عرفان

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی قس
(ستارۂ امتیاز)

بسم الله الرحمن الرحيم

In his 100 years life, overcoming all odds such as lack of secular education in the isolated mountain fastness of Hunza, Northern Areas of Pakistan, he has left a legacy of over a hundred books related to the esoteric interpretation of the holy Qur'ān. He has written both prose as well as poetry. He is the first person to have a Dīwān of poetry in Burushaski, his mother tongue, which is a language isolate and is known as "Bābā-yi Burushaski" (Father of Burushaski) for his services to it. He has composed poetry in three other languages: Persian, Urdu and Turkish. He coined the term "Spiritual Science" and his contribution to it is widely recognised. His works include "The Wise Qur'ān and the World of Humanity", "Book of Healing", "Practical Sufism and Spiritual Science", "Balance of Realities" and "What is Soul?". He co-authored a German-Burushaski Dictionary with Professor Berger of Heidelberg University and "Hunza Proverbs" with Professor Tiffou of University of Montreal, Canada. He collected and provided the material for a Burushaski-Urdu Dictionary, prepared by the Burushaski Research Academy and published by Karachi University. He is a recipient of "Sitārah-yi Imtiyāz" awarded by the Government of Pakistan for his contribution to Literature.

آپ اپنے زمانے کے اعجوبۂ روزگار ہستی تھے، آپ نے کسی تعلیمی ادارے سے حصولِ تعلیم کے بغیر روحانی ریاضت کی برکت سے قرآنی تاویل اور حکمت پر نظم و نثر میں ایک سو سے زیادہ کتابیں تحریر کیں، آپ چار زبانوں بروشسکی، اُردو، فارسی اور تُرکی کے قادر الکلام شاعر ہیں، آپ اپنی مادری زبان بروشسکی کے اوّلین شاعر اور صاحبِ دیوان ہیں، آپ نے قرآنی حکمت کی روشنی میں "روحانی سائنس" کا انکشاف کیا ہے جس کی بڑے پیمانے پر پذیرائی ہو رہی ہے، اس منفرد تحقیقی خدمت کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو ستارۂ امتیاز کے اعزاز سے نوازا ہے، بروشسکی زبان کی ترقی اور قوم کی سماجی زندگی میں اصلاح کے لئے آپ کی کوششیں منفرد ہونے کے باعث آپ بابائے بروشسکی، حکیم القلم اور لسان القوم کے القابات سے مشہور ہیں۔

آپ کی گرانمایہ تخلیقات کے چند نمونے یہ ہیں: میزان الحقائق، عملی تصوّف اور روحانی سائنس، رُوح کیا ہے؟، کتابُ العلاج، قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت، اور آپ کے جمع کردہ مواد پر مشتمل اوّلین بروشسکی۔ اُردو لُغت جو آپ کی رہنمائی میں مرتّب ہو کر کراچی یونیورسٹی سے شائع ہوگئی ہے، اس کے علاوہ آپ بروشسکی۔ جرمن ڈکشنری اور ہونزہ پروربز (HUNZA PROVERBS) کی تدوین میں بالترتیب ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے پروفیسر برگر اور یونیورسٹی آف مانٹریال کے پروفیسر ٹیفو کے بھی ہمکار مصنّف (CO-AUTHOR) رہے ہیں۔

وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً

اور یقیناً شعر میں سے کچھ حکمت ہوتی ہے۔

(حدیث شریف)

گلدستۂ عرفان

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائیؒ

(ستارۂ امتیاز)

Published by

Institute for Spiritual Wisdom and
Luminous Science (ISW&LS)

www.monoreality.org
www.ismaililiterature.com
www.ismaililiterature.org

© 2019

QR Code کے ذریعے اِن نظموں کی آڈیو کو سنیے

ISBN 1-903440-65-3

انتساب

یارو! نہ فراموش کرو آیۂ خدمت
کونین میں ملتا ہے سدا میوۂ خدمت

اِس مجموعۂ اشعار جس کو اِس کی لازوال عرفانی خوش رنگ و بُو کی وجہ سے "گلدستۂ عرفان" کا نام دیا گیا ہے، کا انتساب ایک دیندار اور جان نثار خاندان جناب قاسم علی راجوانی صاحب اور اُن کی بیگم دولت راجوانی صاحبہ اور اِن کے تین پیارے صاحب زادوں دانش، زاہد اور عابد کے نام پر کیا گیا ہے۔

یہ خاندان حقیقی علم یا علم الیقین کا قدردان اور شیدائی ہے، جناب قاسم علی صاحب کی خداداد بصیرت کا اندازہ اِس بیان سے ہو سکتا ہے کہ آپ جب پہلی مرتبہ حضرت علامہ بزرگوار سے ملے تو اُن کو ایسا محسوس ہوا "کہ کسی نابینا کو بینائی مل گئی ہو یا کسی مُردے کو حیاتِ نو۔" حقیقی علم کی اِس پہچان اور قدردانی کی وجہ سے رُوح و عقل کی اِس نعمت کو آپ دوسروں تک بھی پہنچانا اپنے حق میں بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ یقیناً حقیقی علم کی اشاعت کا یہ کام نہایت ہی قابلِ ستائش ہے۔ دُعا ہے کہ خداوندِ قدوس اپنی رحمتِ بے پایاں سے اِس سعادتمند خاندان کو دُنیا و عقبیٰ کی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے اور اِس عظیم خدمت کو جاری رکھنے کیلئے عالی ہمتی عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین!

حرفِ آغاز

"گلدستۂ عرفان" حضرت علامہ نصیرالدین نصیرؔ ہونزائیؒ کے اُن چیدہ اشعار کا مجموعہ ہے جن کا تعلق انسان کی ازلی و ابدی حقیقت سے ہے۔ اس حقیقت سے مُراد انسان کی اپنی معرفت اور ربّ العزت کی معرفت ہے جس کا ذکر رسولِ کریمؐ نے ایک حدیثِ شریف میں فرمایا ہے۔ چونکہ یہی معرفت انسان کے دُنیا میں آنے کا اصل مقصد ہے، اِس لئے دینِ حق میں تمام سعادتمند اور بلند ہمت دینداروں نے اِس حقیقت کے حصول کیلئے جدوجہد کی ہے۔ چونکہ اِس حقیقت کے پانے میں جملہ خواہشات کی تکمیل ہے اِس لئے اِس کے حصول کیلئے بڑے بڑے امتحانات اور بڑی بڑی سختیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اِن سختیوں کی وجہ سے آنحضرتؐ نے اِس جدوجہد کو "جہادِ اکبر" اور "اختیاری موت" سے تعبیر فرمایا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کو "اختیاری موت" کے دروازے سے داخل ہوئے بغیر اپنی ازل و ابد کی معرفت یا عرفان حاصل نہیں ہوسکتا۔

ہم نہایت خوش نصیب ہیں کہ ہمارے اپنے زمانے میں علامہ نصیرالدین نصیر ہونزائیؒ کے نام نامی سے ایک ایسی سعادتمند و بلند ہمت ہستی پیدا ہوئی کہ جیتے جی "اختیاری موت" کے دروازے سے شہرستانِ رُوحانیت میں داخل ہوئی اور اپنی ازلی و ابدی حقیقت کی معرفت حاصل کی۔ چنانچہ موصوف اِس حقیقت کے بارے میں اپنے پروشسکی کلام میں فرماتے ہیں:

اُیم دِشن ںَیڈبا اِلیے ںَس اُیون ببَر بان
ازَلے ببَر ہَم جُوَن اَبدے ببَر بُٹ اُیَم

ترجمہ: میں نے ایک اعلیٰ مقام کو دیکھا ہے، جہاں سارے لوگ یکسان اور برابر ہیں، جسطرح ازل میں سب برابر اور ایک تھے، اسی طرح ابد میں بھی تمام انسانوں کا مساواتِ رحمانی کے تحت ایک ہو جانا زبردست مزے کی بات ہے۔ (بہشتے اَسقُرنگ، بروشسکی، صص ۲۴،۲۶)

اِس تجربے کے بعد نہ صرف خود شناسی و خدا شناسی کی دولتِ لازوال سے مالامال ہوگئے بلکہ دوسروں کو بھی مالامال کرنے کیلئے حقائق و معارف کے خزانے اپنے ساتھ لیکر آئے ہیں اور اِن خزانوں کو اپنی کتابوں اور تقریروں میں محفوظ رکھا ہے۔ اِن کتابوں اور تقریروں میں رُوحانی سفر کی مشکلات، اُن پر قابو پانے کیلئے بلندیٔ ہمت کی دعوت، سفر کو ختم کر کے منزلِ مقصود یا منزلِ فنا تک پہنچنا اور فنا کے بعد کی حالت' تمام پہلوؤں پر علامہ بزرگوار نے تفصیل سے لکھا ہے اور کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا ہے۔ اب بقول "مُشک آن است کہ خود ببوید، نہ کہ عطار بگوید" (کستوری وہ ہے جو خود خوشبو دے نہ کہ عطار کہے) کے مطابق یہاں پر آپ کے صرف ایک دو اشعار کا حوالہ دیا جاتا ہے جن سے قاری کو اِن حقائق کی بلندی کا اندازہ ہوگا۔ چنانچہ رُوحانیت کی سختیوں اور اُن میں بلند ہمتی کی دعوت دیتے ہوئے اپنے بروشسکی کلام میں فرماتے ہیں:

اِنے عشقے سفر ڈوام بلاّ دیدارے بسک خا
ڈک ہمتے نا نفسے ہغڈ گلجی وَلس خا

ترجمہ: منازلِ دیدار تک اس (محبوبِ حقیقی) کے عشق کا سفر نہایت دشوار ہے، اِس لئے نفسِ امارہ کی دشوار چڑھائی سر ہونے تک سخت عالی ہمتی سے کام لینا۔ (دیوانِ نصیری،

بروشسکی، ص ٦٧)

اسی طرح اپنی "خودی" یا "انا" کے دشمن کو شکست دے کر آزاد ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں :

"خودی" کے دشتِ وحشت سے تعلق اب نہیں باقی
نصیؔرا! ہم تو رہتے ہیں "انا" سے پار ہستی میں

اور منزلِ مقصود یا منزلِ فنا تک پہنچنے کے بعد کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

توھو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہاں تو ہے
یوں ہو تو سمجھ لینا وہ جانِ جہاں تو ہے

الغرض قاری کو ان اشعار سے اندازہ ہوگا کہ حضرتِ علامہ بزرگوار کا رُوحانیت میں کیسا بلند و بالا مقام ہے اور کس جامع انداز سے راہِ رُوحانیت پر رہنمائی فرمائی ہے۔

اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ اور وسیع تر پیمانے پر استفادہ کرنے کیلئے انگریزی ترجمہ کے ساتھ ٹرانسلٹریشن (Transliteration) بھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ QR Code بھی لگایا گیا ہے تاکہ قارئین ان نظموں کو گوناگون ملکوتی آوازوں میں سنیں اور رُوحانی لذتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

اس کتاب کی تیاری میں جناب عظیم علی لاکھانی، جناب ظہیر لالانی، جناب نزار حبیب اور محترمہ نسرین اکبر نے بہت محنت کی ہے، ٹرانسلٹریشن کا پیچیدہ کام خصوصی مہارت کیساتھ جناب لاکھانی نے انجام دیا ہے۔ اسکے ساتھ ساز و آواز میں بہت سے گنان خوانوں اور منقبت خوانوں نے حصہ لیا ہے۔ ربّ العزت اس نیک رُوحانی اور عقلانی کام کا اجرِ عظیم دونوں جہان میں سب کو عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین!

فقیر حقیر
مرکزِ علم و حکمت، لندن
۲۳، ستمبر ۲۰۱۹ء

فہرست

۱۔ عاشقانہ ذِکر — یکم، نومبر ۲۰۰۸ء

اَلوَدُوْد! اَلوَدُوْد! اَلوَدُوْد! ۱

۲۔ رازِ عشق — ۲۰، اگست ۱۹۹۸ء

یاالٰہی! تُو عطا کر دے مجھے فیضانِ عشق ۲

۳۔ نعتِ حضرتِ سیدُالانبیاء والمُرسلینؐ — ۱۳، جنوری ۲۰۰۲ء

وہ بادشاہِ انبیاء وہ تاجدارِ اولیاء ۴

۴۔ نعتِ حضرتِ خاتم الانبیاءؐ — ۱۰، جون ۲۰۰۱ء

وہ پیغمبرِ خاصِ خُدا ۶

۵۔ منقبتِ حضرتِ علیؑ فاتحِ خیبر — ۲۹، جنوری ۲۰۰۵ء

مظہرِ نُورِ خُدا اعنی علیؑ ۸

۶۔ فکرِ قُرآن — ۲۳، مئی ۲۰۰۰ء

اس جہاں میں جب کہ قُرآں کنزِ رحمان آگیا ۱۰

ISW I.S. Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۷۔ توصیفِ جمالِ قرآن — ۴، ستمبر ۲۰۰۴ء

کشفِ قرآنِ مُقدّس گنجِ رحمان مِل گیا ۱۲

۸۔ انسان کے گوناگون اوصاف

سرِّ یزداں ہے تو انسان ہے ۱۳

۹۔ دعوتِ غور وفکر

مقصدِ کائنات کیا ہوگا؟ ۱۶

۱۰۔ یارِ بدیعُ الجمال — ۷، اگست ۱۹۹۸ء

جانِ جہان کون ہے؟ یارِ بدیعُ الجمال ۱۸

۱۱۔ جمیلِ کُل — ۲۳، مئی ۲۰۰۱ء

جہان میں میرے صنم کی کوئی مثال نہیں ۲۰

۱۲۔ علم وعمل کی افضلیت — ۳۰، جولائی ۱۹۹۵ء

خُورشیدِ عیانِ عالمِ جان علم وعمل ہے ۲۲

۱۳۔ علمی سفر کی تعریف وترغیب — ۶، نومبر ۲۰۰۲ء

ہے دور بہت علمی سفر تیز چلا چل ۲۴

۱۴۔ جشنِ علمی — ۱۳، مئی ۲۰۰۲ء

غنچۂ دل مُسکرا کر کہہ رہا ہے بار بار ۲۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۵۔ توصیفِ قلم — ۹، جون ۱۹۹۴ء
اے قلم جُنبشِ ازل ہے تو ۲۷

۱۶۔ یہ تیرا عشق — ۲۰، اگست ۱۹۹۸ء
یہ تیرا عشق مُجھے ہے شراب سے بہتر ۲۹

۱۷۔ گریۂ عشقِ یار — ۳، ستمبر ۲۰۰۵ء
گریۂ عشقِ یار یاد آئے! ۳۲

۱۸۔ ایک تازہ جہان — ۲۶، مئی ۲۰۰۱ء
عارف نے سنو دل میں اِک تازہ جہان دیکھا ۳۳

۱۹۔ تجلیّات
دل میں جب میں نے وہ صنم دیکھا ۳۵

۲۰۔ فنا فی اللہ — ۱۶، ستمبر ۱۹۹۶ء
تو ھُو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہان تو ہے ۳۷

۲۱۔ انا اور فنا
ہزاروں لعل و گوہر ہیں درونِ سنگِ ہستی میں ۳۹

۲۲۔ وحدتِ انسانی اور امنِ عالم — ۱۲، اکتوبر ۱۹۹۹ء
جان فدا کر دوں گا میں خُود امنِ عالم کے لئے ۴۱

۲۳۔ ہمتِ مردان مددِ خُدا
تائیدِ الٰہی ہے سدا ہمتِ مردان ۴۳

۲۴۔ لامکان کی کیفیت
گرچہ برتر ہے مکان سے حدِ کیفِ لامکان ۴۵

۲۵۔ تجسُّسِ فکر و نظر
کیا رازِ فتنہ ہے رُخِ حُسن و جمال میں ؟ ۴۹

۲۶۔ مَستِ مَولا ۴، مارچ ۲۰۰۵ء
اگر تُو مَستِ مَولا ہے تو آجا اشک برسائیں ۵۱

۲۷۔ اُس نے کہا: "میں تیرا دل ہُوں" ۲۸، جولائی ۱۹۹۸ء
سچ ہے کہ کہا اس نے اِک گنجِ خُدا ہے دل ۵۳

۲۸۔ زمزمۂ خدمت یکم، اگست ۲۰۰۱ء
یارو! نہ فراموش کرو آیۂ خدمت ۵۵

۲۹۔ قانونِ بہشت ۲۴، اگست ۲۰۰۰ء
یہ رَبّ کا کرم ہے کہ میں جنت میں گیا ہوں ۵۶

ISW
Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عاشقانہ ذکر
اَلْــــوَدُوْد

اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد!

نعرۂ عشقِ الٰہی اَلْــــوَدُوْد

شاہِ شاہانِ دوعالم اَلْــــوَدُوْد

نعرۂ ذِکرِ سماوی اَلْــــوَدُوْد

اَلْــــوَدُوْد اے ملیکِ مہربان!

اَلْــــوَدُوْد اے خدائے اِنس وجان!

اَلْــــوَدُوْد اے حبیبِ دوستان!

اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد!

بندۂ عاجز نصیر کا دستگیر!

اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد! اَلْــوَدُوْد!

رازِ عشق

یاالٰہی! تُو عطا کر دے مجھے فیضانِ عشق
تا کہ ہو جاؤں ہمیشہ بندۂ سُلطانِ عشق

میں گدا ہوں اس کے در کا اور مریضِ عشق بھی
یا طبیبِ آسمانی! دے مجھے درمانِ عشق

اے حسینِ بے مثال! اے نُورِ عشقِ باکمال!
جان فدا ہو تجھ سے ہر دم چونکہ تُو ہے جانِ عشق

شاہِ خُوبانِ دُو عالم! نُورِ چشمِ عاشقاں!
غیرتِ حُور و پری ہے جانِ عشق جانانِ عشق

ماہِ من! اے شاہِ من! تُو حکم فرما دیجئے
ہے قبولِ جان و دل تیرا ہر فرمانِ عشق

یہ نہیں معلوم مجھ کو راز کیا ہے؟ رمز کیا؟
اس لئے ہوں میں ہمیشہ والِہ و حیرانِ عشق

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for unity of humanity

میں نہیں تنہا غریق تیرے بحرِ عشق میں!

ہیں سبھی غرقاب تجھ میں دیکھ اے طوفانِ عشق!

عشق سے مر کر اسی میں زندہ ہے، ہاں زندہ ہے

یہ نصیرؔ تیرا گدا اے جانِ عشق جانانِ عشق!

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نعت

حضرتِ سیّدُالانبیاء والمرسلینؐ

وہ بادشاہِ انبیاء وہ تاجدارِ اولیاء
محبوبِ ذاتِ کبریا یعنی محمد مصطفیٰؐ

وہ رحمۃٌ للعالمین سُلطانِ پاکِ ملکِ دین
وہ ہادیٔ حقُّ الیقین یعنی محمد مصطفیٰؐ

اقدس ہے اس کا سلسلہ عالی ہے اس کا مرتبہ
قرآن ہے اس کا معجزہ یعنی محمد مصطفیٰؐ

وہ مفخرِ سب مُسلمین وہ سرورِ سب کاملین
وہ رحمتِ دُنیا و دین یعنی محمد مصطفیٰؐ

وہ پیشوائے مُرسلین وہ ہے شفیعُ المذنبین
مقصودِ ربُّ العالمین یعنی محمد مصطفیٰؐ

وہ تھا نبی وہ تھا صفی علمِ الٰہی میں غنی
محتاج اس کے ہیں سبھی یعنی محمد مصطفیٰؐ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جس شب گئے پیشِ خدا افلاک سب تھے زیرِ پا
لولاک ہے اس کی ثنا یعنی محمّد مصطفےٰؐ

نُورِ مجسّم وہ نبی خُود اسمِ اعظم وہ نبی
سب سے مُقدّم وہ نبی یعنی محمّد مصطفےٰؐ

میں ہُوں نصیرِ خاکسار اے سیّدِ عالی وقار
راضی ہے تجُھ سے کِردگار جنّت تجھی سے پُر بہار

یعنی محمّد مصطفےٰؐ یعنی محمّد مصطفےٰؐ

ISW
I.S
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نعتِ حضرتِ خاتمُ الانبیاءؐ

مخمس

وہ پیغمبرِ خاصِ خُدا　　وہ بادشاہِ انبیاء
وہ نُورِ پاکِ اولیاء　　یعنی محمّد مصطفیٰؐ

صلّوا علیہِ وآلہٖ

وہ رحمۃٌ للعالمین　　وہ ہادیٔ دُنیا و دین
وہ سب حسینوں سے حسین　　وہ مہ جبین وہ نازنین

صلّوا علیہِ وآلہٖ

خیرُ البشر ان کا لقب　　اور ہاشمی ان کا نسب
شاہِ عجم فخرِ عرب　　یعنی محمّد مصطفیٰؐ

صلّوا علیہِ وآلہٖ

قرآن کونِ معجزات　　ہے چشمۂ آبِ حیات
تیری ہے ساری کائنات　　اے سیّدِ عالی صفات!

صلّوا علیہِ وآلہٖ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اے تاجدارِ دو جہاں! تو نور کا ہے آسماں
ہر لحظہ تو ہے ضو فشاں یعنی محمدؐ مصطفیٰؐ

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جانِ نصیرِؔ بے نوا تیرے غلاموں سے فدا
محبوبِ ذاتِ کبریا یعنی محمدؐ مصطفیٰؐ

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

منقبتِ حضرت علیؑ

فاتحِ خیبر

مظہرِ نورِ خدا اَعنی علیؑ
بابِ علمِ مُصطفا اَعنی علیؑ

سرورِ مردان و شاہِ اَولیاء
تاجدارِ اِنّما اَعنی علیؑ

فاتحِ خیبر اِمامُ المُتّقین
مِدحتِ او لافتا اَعنی علیؑ

نورِ چشمِ عاشقان و عارفان
جانِ ما جانانِ ما اَعنی علیؑ

از ازل نورِ علیؑ نور آمدہ
مومنان را رہنما اَعنی علیؑ

شیرِ حق گویند، دیدم این حق است
ہر زمان مُعجز نما اَعنی علیؑ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

عارفان را کنزِ مخفی اُو بُوَد
مَعنیِ سِرِّ خدا اَعنی علیؑ
اُو کلیدِ گنجِ قرآن و حدیث
اُو بُوَد مُشکل کُشا اَعنی علیؑ
آیۃُ الکرُسی چہ گوید گوش کُن!
اسمِ "حَیِّ کبریا" اَعنی علیؑ

کیست حَبلُ اللہ بگو اَحقر نصیر؟
نورِ یزدان مُرتضا اَعنی علیؑ

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فکرِ قرآن

اس جہان میں جب کہ قرآن کنزِ رحمان آگیا
رحمتوں اور برکتوں کا ایک طوفان آگیا

بحرِ قرآن بحرِ گوہر زا ہے عُقلاً کے لئے
تا کہ ہر عاقل یہاں سے اپنے دامن کو بھرے

دین و دانش علم و حکمت فکرِ قرآنی میں ہے
راہِ جنّت رازِ لذّت فکرِ قرآنی میں ہے

برکتیں ہی برکتیں ہیں فکرِ قرآن میں سدا
عاشقانِ فکر را گُو مرحبا صد مرحبا

یہ دوائے ہر مرض ہے آزما کر دیکھ لے
دُور مت ہو جا عزیزا! اندر آکر دیکھ لے

چشمۂ لذّاتِ عقلی فکرِ قرآنی میں ہے
منبعِ نعماتِ رُوحی فکرِ قرآنی میں ہے

تا نہ بُردی رنج ہارا کی بیابی گنج را
عاقلان از فکرِ قُرآن گنج ہارا یافتند

فکرِ قُرآنی سے لذّت گیر ہونا ہے تجھے
جب نہ ہو ایسا تو پھر دلگیر ہونا ہے تجھے

فکرِ قُرآن ہے طریقِ کنزِ اسرارِ خُدا
کنزِ اسرارِ خُدا ہے گنجِ انوارِ خُدا

فکرِ قُرآن علم و حکمت اور یہی ہے معرفت
مایۂ ایمان و ایقان فکرِ قُرآنی میں ہے

فکرِ قُرآن ہے یقیناً کُلِّ کُلّیاتِ علوم
ذرّۂ از علم و حکمت ہے نہیں باہر کہیں

راحتِ رُوح میوۂ جان فکرِ قُرآنی میں ہے
چشمہ سارِ علم و عرفان فکرِ قُرآنی میں ہے

فکرِ قرآن ہے تصوّف، اور اسی میں سائنس ہے
اور یہی ہے فیض بخشِ مکتبِ رُوحانی سائنس

تو تہی دامن ہے اب تک اے نصیرِ بے نوا
جب کہ قُرآن دُرّ و مرجان کا سمندر ہے سدا

توصیفِ جمالِ قرآن

کشفِ قرآنِ مقدّس گنجِ رحمان مِل گیا — اے خوشا! دُنیا میں جس کو نورِ قرآن مِل گیا

نُور کی جنّت ہے قرآن نُور کی ہے کائنات — چشمۂ کوثر ہے اس میں جابجا آبِ حیات

بحرِ گوہر زا ہے قرآن موتیوں سے پُر ہے یہ — سب سمندر قطرہ قطرہ ذرّہ ذرّہ دُرّ ہے یہ

یہ بہشتِ عقل و جان ہے عارفوں کے واسطے — میوہ ہائے علم و حکمت اس میں بیحدّ و شمار

لذّتِ علمِ الٰہی اس بہشت کی جان ہے — کیوں نہ ہو ایسا کہ یہ قرآن ہے فرقان ہے

آیتِ خیراً کثیراً پڑھ لیا کر بار بار — تاکہ دل میں ذوقِ قرآن ہو سکے گا اُستوار

یہ شفا خانہ ہے سب کو عالمِ لاہوت سے — گنج خانہ ہے خدا کا عالمِ جبروت سے

خدمتِ قرآن سعادت ہے نصیرِ دلفگار
تا دمِ آخر رہے اللہ! یہ خدمت برقرار!

ISLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

انسان کے گوناگون اوصاف

سرِ یزدان ہے تو انسان ہے
گنجِ پنہان ہے تو انسان ہے

حاصلِ معرفت حقیقتِ رُوح
رازِ قرآن ہے تو انسان ہے

زُبدۂ کائنات و اشرفِ خلق
جان و جانان ہے تو انسان ہے

صُورتِ علم و پیکرِ حکمت
جانِ عرفان ہے تو انسان ہے

بانیٔ دین و کافرِ مطلق
کُفر و ایمان ہے تو انسان ہے

عالمِ برزخ و جحیم و جِنان
حُور و غلمان ہے تو انسان ہے

ISWL
I.S.
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جس کو سجدہ کیا فرشتوں نے
نُورِ رحمٰن ہے تو انسان ہے

نازنین و حسین و سرو بدن
ماہِ کنعان ہے تو انسان ہے

شاہِ وحش و طیور و جن و پری
گر سلیمانؑ ہے تو انسان ہے

عامۃُ النّاس تا ولی و نبیؐ
نوعِ انسان ہے تو انسان ہے

رِندِ بے باک و صُوفیِ صافی
ریب و ایقان ہے تو انسان ہے

دہری و بُت پرست و صاحبِ دین
یا مُسلمان ہے تو انسان ہے

حُسنِ روئے جہان و جلوۂ جان
کونِ امکان ہے تو انسان ہے

اوّل و آخر و عیان و نہان
مُلک و سلطان ہے تو انسان ہے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گرچہ یہ راز ہے کہ جن و ملک
یا کہ شیطان ہے تَو انسان ہے

الغرض اس بقائے کُلی کا
بحرِ عمان ہے تَو انسان ہے

مُنقسم ہے بقا مدارج میں
ان کا پایان ہے تَو انسان ہے

یا بقا فی المثل ہوئی شب و روز
اس میں گردان ہے تَو انسان ہے

فانی و باقی و عتیق و جدید
ذکر و نسیان ہے تَو انسان ہے

وہ کہیں نُور ہے کہیں ظُلمت
راہ و رہدان ہے تَو انسان ہے

وہ کہیں رنج ہے کہیں راحت
درد و درمان ہے تَو انسان ہے

ہے حقیقت یہی بقولِ نصیر
سِرِّ یزدان ہے تَو انسان ہے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دعوتِ غور و فکر

مقصدِ کائنات کیا ہو گا؟
سِرِّ سِرِّ حیات کیا ہو گا؟

کب سے دونوں جہان ہُوئے قائم؟
پھر کبھی یہ ثبات کیا ہو گا؟

جُز خُدا کُلِّ شَیٔ تو ہالک ہے
عالِمِ شش جہات کیا ہو گا؟

کیا ہلاکت فنائے کُلّی ہے ؟
یا فنائے صفات، کیا ہو گا؟

ہے تصوّر میں کوئی ایسی مثال؛
منظرِ کائنات کیا ہو گا ؟

عدل و رحمت کا کیا تقاضا ہے؟
حق کا وہ التفات کیا ہو گا؟

ISW IS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

خُودشناسی ہے گر فنائے "انا"
ماوَرائے ممات کیا ہو گا؟

معرفت ہی رہے گی یا عارف؟
یا فقط ذاتِ ذات، کیا ہو گا؟

معرفت کی کوئی بقا بھی ہے؟
ورنہ یہ تُرّہات، کیا ہو گا؟

کیا دراں حال بھی دُوئی ہو گی؟
ہے کوئی ایسی بات؟ کیا ہو گا؟

کیا بُتوں کو دکھائے جائیں گے؟
حالِ لات و منات کیا ہو گا؟

حالِ مُطلق جوابِ کُلّی ہے
حالِ بعدِ وفات کیا ہو گا؟

اپنے انجام کی خبر ہے نصیر؟
سِرّ سِرّ نجات کیا ہو گا؟

یارِ بدیعُ الجمال

جانِ جہاں کون ہے؟ یارِ بدیعُ الجمال
دل میں نہاں کون ہے؟ یارِ بدیعُ الجمال

جلوہ نما ہے اِدھر حیرتِ اہلِ نظر
غیرتِ شمس و قمر یارِ بدیعُ الجمال

چہرہ مجھے یاد ہے حور و پری زاد ہے
شاد ہے آزاد ہے یارِ بدیعُ الجمال

پیکرِ حُسن و جمال باہمہ وصفِ کمال
دہر میں ہے بے مثال یارِ بدیعُ الجمال

جانِ بہار جانِ من رونقِ باغ و چمن
غنچہ دہن گل بدن یارِ بدیعُ الجمال

جلوہ دکھا جا ذرا دل میں سما جا ذرا
رُوح میں آ جا ذرا یارِ بدیعُ الجمال

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سب میں اسی کا مکان سب میں اسی کے نشان
سب کی وہی جانِ جان یارِ بدیعُ الجمال

نورِ سحر تجھ سے ہے علم و ہنر تجھ سے ہے
لعل و گہر تجھ سے ہے یارِ بدیعُ الجمال

عشق وفا کی قسم! وصل عطا کر صنم
کل کو رہیں گے نہ ہم یارِ بدیعُ الجمال

عشق میں اِک ساز ہے جس میں ترا راز ہے
اس پہ مجھے ناز ہے یارِ بدیعُ الجمال

اے مرے ماہِ منیر یاد تری دل پذیر
تجھ سے فدا ہے نصیر یارِ بدیعُ الجمال

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جمیلِ کُلّ

جہاں میں میرے صنم کی کوئی مثال نہیں
"جمیلِ کُلّ" ہے وہی اور کہیں جمال نہیں

یہ دیکھ شمس و قمر کو زوال ہوتا ہے
جہانِ حُسن کے خُورشید کو زوال نہیں

کمالِ دلبری اس کو بہشت سے آیا
تو پھر جہان میں کہیں اور یہ کمال نہیں

وصالِ شاہِ بتان اس جہان میں مشکل ہے
جو کَل بہشت میں ہے آج وہ وصال نہیں

مجھے ملالِ مُسلسل نے خُوب روندلیا
خُدا کے فضل سے اب تو کوئی ملال نہیں

جوابہائے "حِکَم" سے بھرا خزانہ ہے
جوابہا تو بہت ہیں مگر سوال نہیں

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وہ "شاہِ کونِ حسیناں" حجابِ دِل میں ہے
حجاب کیسے ہٹاؤں مِری مجال نہیں

جہاں میں اہلِ قلم کوئی بھی غریب نہیں
امیرِ علم و ادب ہے اگرچہ مال نہیں

خیال "طائرِ برقی" ہے اے نصیر الدّین!
عظیم عطیۂ رحمان ہے خیال نہیں

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علم و عمل کی افضلیّت

خورشیدِ عیاں عالمِ جاں علم و عمل ہے
معمارِ جہان گنجِ نہاں علم و عمل ہے

تحقیق یہی ہو گئی ہے فکر و نظر سے
سرمایۂ اقوامِ جہاں علم و عمل ہے

ہر فرد کی معراجِ ترقی بھی یہی ہے
ہاں مرتبۂ کون و مکاں علم و عمل ہے

یہ خاصۂ انسان ہے یہ فضلِ خدا ہے
عزت کے لئے رُوحِ رواں علم و عمل ہے

پتھر کی نہ قیمت ہے نہ سودا کبھی ہوگا
بس بیش بہا گوہرِ کاں علم و عمل ہے

فردوسِ بریں جانِ چمن چہرۂ جاناں
در عالمِ دل جلوہ کناں علم و عمل ہے

ہے اشرف و اعلائے خلائق وہی انسان
ہو جائے اگر اس سے عیاں "علم و عمل" ہے

جو چیز سدا باعثِ صد فخر و خوشی ہے
وہ میوۂ دل راحتِ جان علم و عمل ہے

اک بھید ہے اس عالمِ شخصی میں بڑا سا
وہ سِرِّ ازل رازِ جہان علم و عمل ہے

اک نغمۂ قدسی ہے نہان ذاتِ بشر میں
وہ زمزمۂ پیر و جوان علم و عمل ہے

عِلیّین میں اِک زندہ کتاب بول رہی ہے
وہ معجزۂ شرح و بیان علم و عمل ہے

کچھ اور خزانہ نہیں مطلوب نصیرا!
دنیا میں فقط گنجِ گران علم و عمل ہے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علمی سفر کی تعریف و ترغیب

ہے دُور بہت علمی سفر تیز چلا چل
پُرامن ہے یہ راہ نہ ڈر تیز چلا چل

تو ربّ سے سدا ہمّتِ عالی کو طلب کر
تاخیر نہ کر دیر نہ کر تیز چلا چل

ہے عمرِ گراں مایہ فقط علم کی خاطر
کر علم کی راہوں میں سفر تیز چلا چل

اس علمِ حقیقی کو سمجھ گنجِ خُدا ہے
تاخیر نہ کر اس کا سفر تیز چلا چل

بے رنج کوئی گنج نہیں سارے جہاں میں
گنجینۂ حکمت ہے جدھر تیز چلا چل

ہر علمی مُسافر سے نصیرا تو کہا کر
اے نیک نصیب نیک سفر تیز چلا چل

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

جشنِ علمی

غنچۂ دل مُسکرا کر کہہ رہا ہے بار بار
موسمِ گُل سے ہوا ہے شہرِ گلگت لالہ زار

باغ و گلشن کے پرندے نغمہ ساز و نغمہ ریز
شاہِ مُرغانِ چمن ہے یہ میوں سب کو عزیز

نام اِس کا اوریول اور بول اس کا پیچا پیچ
اس کے نغمے کے مقابل سارے نغمے ہیچ ہیچ

اک نرالی شان ہے اس جشنِ علمی کی یہاں
اجتماعِ اہلِ دانش پر ہے جنّت کا گماں

یڑل میں اک بار آتا ہے ہمارا اوریول
آگیا جشنِ بہاراں تو خوشی کا چوغہ یڑل

علم ہے فضلِ خُدا، ہاں علم ہے، نُور و ضیاء
علم ہے دائم یقیناً چشمۂ آبِ بقا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

علم و حکمت کے لئے یہ جان بھی قربان ہو!
یا الٰہی یہ طلب عُشاق کو آسان ہو!

علم کی رنگینیوں سے مست و حیران ہے نصیر
عشقِ شاہنشاہِ حکمت نے کیا اس کو اسیر

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

توصیفِ قلم

اے قلم جُنبشِ ازل ہے تو   قُدرتِ ذاتِ لم یزل ہے تو
تجھ سے تحریرِ کائنات ہوئی   اے خوشا حق کی تجھ سے بات ہوئی
ہے ہمارا قلم ترا سایہ   اِس کو تجھ سے ملا ہے سرمایہ
وہ قلم اس جہان میں سُلطان ہے   ذاتِ حق کی دلیل و برُہان ہے
یہ قلم بادشاہِ دُنیا ہے   جب سے علم و عمل کا چرچا ہے
اِک قلم برفرازِ عرشِ بریں   اِک قلم بربسیطِ رُوئے زمین
علم کا اِک جہان قلم میں ہے   رازِ کون و مکان قلم میں ہے
کام میں سر کے بل یہ چلتا ہے   جس سے دُنیا زمانہ پلتا ہے
یہ سیاہی سے روشنی کردے   دولتِ علم سے غنی کردے
اس کا قطرہ مثالِ بحرِ عمیق   گنجِ گوہر رہا ہے جس میں غریق
اَسپِ تازی کہ تیزِ طُوفان ہے   بلکہ یہ اِک جہازِ پرّان ہے
چشمۂ علم و منبعِ حکمت   باعثِ فخر و مایۂ عزت

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ارضِ جنّت ہیں اس کے مکتوبات کیف آور ہیں جس کے مشروبات
چُپکے چُپکے قلم کلام کرے ساری دنیا اُسے سلام کرے
تو نہ شمشیر ہے نہ شیرِ ببر پھر بھی طاقت میں تو رہا برتر
یہ کتابیں اِسی کی پیداوار جن کی رونق ہے رشکِ باغ و بہار
یہ قلم ہے کہ ہے عصائے کلیم شر کو نگلے یہ اژدہائے عظیم
ہیں مُبارک تمام اہلِ قلم جن پہ اللہ کا ہُوا ہے کرم
خدمتِ قوم ہے رضائے خُدا کام کر کام کر برائے خُدا
یہ قلم تیرے پاس امانت ہے حق ادا گر نہ ہو خیانت ہے

اے نصیرؔ خامہ بہت پیارا ہے
چونکہ اللہ نے اتارا ہے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ تیرا عشق

یہ تیرا عشق مجھے ہے شراب سے بہتر
شمیمِ کوچۂ جاناں گلاب سے بہتر

تم آ کے دل میں رہو میں حجاب ہو جاؤں
تو پھر بھی کیسے بنوں اس حجاب سے بہتر؟

وہی ہے گنجِ کرم اور وہی ہے کانِ عطا
نہیں ہے کوئی سخی آنجناب سے بہتر

ترا خیالِ حسین مجھ کو خوابِ راحت ہے
ہے کوئی خواب کہیں میرے خواب سے بہتر؟

جمال و حسن ترا اک کتابِ قدرت ہے
نہیں ہے بشری کتاب اس کتاب سے بہتر

اگرچہ چاند ستاروں میں مثلِ سلطان ہے
ہے میرے دل کا حسین ماہتاب سے بہتر

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سوال ایسا کیا جس میں گنجِ حکمت ہے
کہ عقل جس کو کہے: ہر جواب سے بہتر

زوالِ عہدِ جوانی سے مُجھ کو غم نہ ہوا
کہ فکر و عقلِ کُہن سال شباب سے بہتر

خطابِ عشق و وفا گر کرے زراہِ کرم
یہی خطاب مجھے ہر خطاب سے بہتر

یہ دردِ عشق کی تلخی عجیب شیریں ہے
شرابِ عشق ہے یہ ہر شراب سے بہتر

عِتاب میں بھی تجلّی تری عجیب و غریب
نہیں ہے کوئی عطا اس عِتاب سے بہتر

وہی ہے نُورِ ازل آفتابِ عالمِ دل
ہزار درجہ وہ اس آفتاب سے بہتر

حبابِ دِل چہ عجب بحر اس پہ عرشِ خُدا!
نہیں ہے بحر کوئی اس حباب سے بہتر

سنو کہ میرا صنم ہے بُتوں کا شاہنشاہ
نہیں ہے کوئی مرے انتخاب سے بہتر

بگڑ گیا ہے اگر باغ پھر خراج نہیں
خرابِ عشق ہوں میں ہر خراب سے بہتر

عذابِ عشق نصیرا چہ خوب جنّت ہے!
یہی عذاب مجھے ہر ثواب سے بہتر

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

گریۂ عشقِ یار

گریۂ عشقِ یار یاد آئے! وصل کی وہ بہار یاد آئے!
شہسوارِ بُراق برقِ جہان یا خُدا! بار بار یاد آئے!
وہ جہانِ حسینِ نورِ خیال ہر سحرگاہ ہزار یاد آئے!
اوّل و آخر و نہان و عیان آج وہ آشکار یاد آئے!
میرے اینجلز گنجِ مخفی ہیں پردہ اور پردہ دار یاد آئے!
وہ طیورِ بہشت ہیں؟ کہ مَیں خُود ہُوں؟ رحمتِ کردگار یاد آئے!
علم کی ذوالفقار حاصل ہو! صاحبِ ذوالفقار یاد آئے!

تیری فُرقت سے بے قرار نصیر
تُجھ کو یہ بے قرار یاد آئے!

ایک تازہ جہان

عارف نے سنو دل میں اِک تازہ جہان دیکھا
ہے جس کی طلب سب کو وہ گنجِ نہان دیکھا

یہ رازِ نہانی ہے اور ربّ کی نشانی ہے
آئی ہے جہاں سے جان وہ عالمِ جان دیکھا

ہاں نورِ ازل ہے وہ اور سرِّ ابد ہے وہ
واں سب سے نہاں دیکھا یاں سب سے عیاں دیکھا

اسرارِ کتابُ اللہ انوارِ دلِ عارف
قرآنِ مقدس میں اِک گنجِ نہان دیکھا

جب آنکھ کھلی دل کی اسرار نظر آئے
حیرت زدہ ہوں بے حد جب گوہرِ کان دیکھا

میں اُس میں؟ کہ وہ مجھ میں؟ یہ سرِّ قیامت ہے
ہاں برق بدن میں تھا جب شاہِ شہان دیکھا

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

جب برق سوار آیا تب باب کھُلا از خوُد

میں مر کے ہُوا زندہ جب شاہِ زماں دیکھا

عُشّاق سے میں اس کے قربانِ مسلسل ہوں

روحانی قیامت میں جب جانِ جہاں دیکھا

اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں

شاید کہ کبھی اس نے وہ نُورِ قُران[۱] دیکھا

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱ (نوٹ: آخری مصرعہ میں لفظ قرآن میں وزن کو برابر کرنے کی غرض سے مدِّ الف کو حذف کیا گیا ہے)

تجلّیات

دل میں جب میں نے وہ صنم دیکھا
جسمِ کُلّی کا کیف و کم دیکھا

میرے چشم و چراغ جب آئے
ہستی و نیستی بہم دیکھا

جب مرے دل کی آنکھ میں وہ بسے
لوحِ محفوظ تا قلم دیکھا

میری ہستی پہ برقِ نور گری
میں ہوا نیست پھر عدم دیکھا

میں نے اِس نیستی پہ غور کیا
نہ کوئی خوف ہے نہ غم دیکھا

مایۂ علم ہے حصولِ فنا
ایسے عشّاق میں نے کم دیکھا

ہے کوئی اہلِ دل تو سُن لے حال
میں چلا دو قدم حرم دیکھا

ہے کوئی داستانِ رنج و عنا
جس طرح میں نے وہ ستم دیکھا

پھر ستم ہی سے میری آنکھ کھُلی
محفلِ دل میں جامِ جم دیکھا

نغمۂ روح تھا کہ بادۂ جان
جس کی مستی میں زیر و بم دیکھا

جب سے نُورِ نبیؐ طُلوع ہوا
حلقۂ فقر نے کرم دیکھا

میں نے علم و عمل کی دنیا میں — ہر جگہ شاہِ محتشم دیکھا
عاشقِ نور کیوں نہ شاد رہے — جب تخیّل میں ہی ارم دیکھا
یہ تعجب! کہ ذاتِ قطرۂ ہیچ — چشمِ باطن سے میں نے یم دیکھا
عکسِ خورشیدِ نورِ عالمِ دل — جس نے دیکھا ہے صبح دم دیکھا
مُصحفِ عشق میں تو کیا پڑھتا — خود حروف و نُقَط میں فم دیکھا
جس طرف بھی مری نگاہ گئی — عشق کا خیمہ و عَلم دیکھا
جب مجھے ذوقِ عشقِ نور ملا — دل میں فردوس کے نِعَم دیکھا

سایۂ عشق ہے نصیر نہیں
دل میں جب اس نے وہ صنم دیکھا

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فنا فی اللہ

تو خُود میں فنا ہو جا تب گنجِ نہاں تو ہے
یوں ہو تو سمجھ لینا وہ جانِ جہاں تو ہے

اسرارِ خُودی کو تو اے کاش سمجھ لیتا
اس عالمِ شخصی میں اک شاہِ شہاں تو ہے

ہر چیز تجھی میں ہے بیرون نہیں کچھ بھی
ہے ارض و سما تجھ میں اور کون و مکاں تو ہے

تو ارض میں خاکی ہے افلاک پہ نوری ہے
یاں ذرۂ گم گشتہ واں شمسِ عیاں تو ہے

ناقدریٔ دنیا سے مایوس نہ ہو جانا
جا اپنا شناسا ہو جب گوہرِ کاں تو ہے

اس آئینۂ دل میں اک چہرۂ زیبا ہے
اے عاشقِ مستانہ وہ چہرۂ جاں تو ہے

اس عالمِ شخصی میں سلطانِ معظّم ہے
تو اس میں فنا ہو جا پھر شاہِ زمان تو ہے

آئینِ جہان دکھ ہے تو اِس سے نہ گھبرانا
پیری سے نہ ہو غمگین جنّت میں جوان تو ہے

تو چشمِ بصیرت سے خود کو کبھی دیکھا کر
جو حُسن میں یکتا ہے وہ رشکِ بُتان تو ہے

بھرپور تجلّی سے باطن ہے ترا پُر نُور
ہر چہرۂ جنّت تو، جب رازِ جنان تو ہے

تو ساری خُدائی میں اعجوبۂ قُدرت ہے
تو معجزۂ حق ہے اور اس کا نشان تو ہے

تُو خامۂ لاہوتی تُو نامۂ جبروتی
پھر اُس کی زبان تو ہے اور شرح و بیان تو ہے

اشعارِ حکیمانہ! ہے دل میں کوئی استاد؟
اے جان و دلِ حکمت! ہے میرا گمان تو ہے

کہتا ہے نصیؔر تجھ کو اے عاشقِ آوارہ!
تو ھُو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہان تو ہے

انا اور فنا

ہزاروں لعل و گوہر ہیں درونِ سنگِ ہستی میں
نہ کر تاخیر اے نادان طریقِ خود شکستی میں

درختِ سربلندی سے تجھے گر بہرہ لینا ہے
خودی کے تخم کو اوّل گرا دے خاکِ پستی میں

پذیرائی نہ کر اے نورِ آتش ہیزمِ تر کی
کہ وہ مغرورِ ظلمت ہے فریبِ خود پرستی میں

بشرطِ دین و دانش سعی کر تُو زر بکف ہو جا
وگرنہ گنجِ لقمانی نہاں ہے تنگ دستی میں

عصائے دین توانگر کے لئے ازبس ضروری ہے
کہ گر جاتا ہے انسان نشۂ دولت کی مستی میں

اگر تُو ہو نہیں سکتا فنائی ہستیٔ اعلیٰ
بحالِ خُود رہے گا تا قیامت اپنی ہستی میں

خُودی کے دشتِ وحشت سے تعلق اب نہیں باقی
نصیرا! ہم تو رہتے ہیں "انا" سے پار بستی میں

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وحدتِ انسانی اور امنِ عالم

جان فدا کر دوں گا میں خُود امنِ عالم کے لئے
تا کہ قربانی ہو میری ابنِ آدمؑ کے لئے

دل ہے زخموں سے بھرا اس انتشارِ قوم سے
میں کہاں جاؤں گا یارب! دل کے مرہم کے لئے

پرچمِ امن و امان دُنیا میں کب ہو گا بلند؟
کون جان دیتا ہے دیکھو ایسے پرچم کے لئے؟

صُلحِ کُل کا اک زمانہ کب جہاں میں آئے گا؟
کیا جہاں پیدا ہوا ہے جنگ و ماتم کے لئے؟

اِتحاد و امن کی کوشش کرو اہلِ قلم!
آ گئے ہیں ہم جہاں میں سعیٔ پیہم کے لئے

عالمِ انسانیت جب اس قدر بیمار ہے
رحم کیوں آتا نہیں ہے ابنِ مریمؑ کے لئے؟

اتفاقِ قوم میں ہیں برکتیں ہی برکتیں
نوجوانو! عہد کر لو صلحِ محکم کے لئے

آبیاری ہے نہ بارش باغِ دل بس خشک ہے
رات بھر رونا پڑے گا اب تو شبنم کے لئے

عشق کا غم چاہیے مجھ کو نہ کوئی اور شئے
میں تو پیدا ہو گیا ہوں عمر بھر غم کے لئے

اِک نرالا یار ہمدم ہے وہی ہم راز ہے
مر رہا ہوں جیتے جی میں اپنے ہمدم کے لئے

اے نصیر الدّین اب دُنیا کو یہ پیغام دو
"جان فدا کر دوں گا میں خود امنِ عالم کے لئے"

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہمّتِ مردان مددِ خُدا

تائیدِ الٰہی ہے سدا ہمّتِ مردان　　ہے باعثِ انعامِ خدا ہمّتِ مردان
مشکل ہی سہی منزلِ مقصُود کی راہیں　　ہے سہل جو ہو راہ نما ہمّتِ مردان
آسان ہے ظلماتِ حوادث سے گزرنا　　ہو جائے اگر نورِ ہُدیٰ ہمّتِ مردان
اقوام کے اِس معرکۂ علم و عمل میں　　دیکھوگے سدا قلعہ کُشا ہمّتِ مردان
گنجینۂ اقبال و سعادت تو یہی ہے　　اللہ کا ہے جُود و عطا ہمّتِ مردان
کب جاگتی تعمیرِ جہان خوابِ عدم سے　　دیتی نہ اگر اس کو جگا ہمّتِ مردان
یہ رونقِ تہذیب و تمدّن بھی نہ ہوتی　　ہوتی نہ اگر جلوہ فزا ہمّتِ مردان
معشوقِ ہنر بزمِ ثقافت میں نہ آتا　　دیتی نہ اگر بانگِ درا ہمّتِ مردان
ہمّت سے گئے اہلِ ہُنر سُوئے کمالات　　تُم بھی تو بڑھو کرکے ذرا ہمّتِ مردان
سمجھوگے اگر معجزۂ ہمّتِ مردان　　کر لوگے طلب کرکے دُعا ہمّتِ مردان
اے ہمّتِ مردان کہ تو ہے دَمِ عیسیٰ　　ہر درد کی ہے تو ہی دَوا ہمّتِ مردان
اس گُلشنِ اُمّید میں تو موسمِ گُل ہے　　جو غنچہ کھلا تجھ سے کھلا ہمّتِ مردان

سرمایۂ ایجاد ہے تو رُوئے زمین پر | تجھ ہی سے گئے سُوئے سما ہمتِ مردان
ہر عارفِ کامل جو ہوا واصلِ یزدان | لاریب کہ وہ تجھ سے ہوا ہمتِ مردان
ہمت سے ہوئے جو بھی ہوئے زندۂ جاوید | مانا کہ تو ہے آبِ بقا ہمتِ مردان
وہ عقدۂ مشکل کہ نہ کھلتا تھا کسی سے | فی الفور وہ تجھ ہی سے کھلا ہمتِ مردان
ہمّت کے ترانے ہیں یہ اشعارِ نصیری | خود آکے ہوئی نغمہ سرا ہمتِ مردان

مرقوم ہے بس صفحۂ عالم پہ یہی قول
"تائیدِ الٰہی ہے سدا ہمّتِ مردان"

لامکاں کی کیفیّت

گرچہ برتر ہے مکاں سے حدِّ کیفِ لامکاں
جلوہ گر ہے صورتِ عالم میں پیدا و نہاں

ہے تصوّرِ لامکاں کا بس عجیب و دلفریب
لا ہیولیٰ و مسافت اِک جہانِ جاوداں

لوح و کرسی لامکاں ہے رحمتِ کُلّ لامکاں
جانِ عالم لامکاں ہے جانفزا و جانستاں

جوھرِ حُسن و تجمّل مایۂ نقش و نگار
ذاتِ عرفان و حقائق اصلِ لذاتِ جناں

لامکاں نُورِ مُجرّد ہے محیطِ کُلّ ہے وہ
غرقۂ صُورت ہے اس سے کائنات اندرمیاں

جسمِ کلّی ہے مکاں و نفسِ کلّی لامکاں
پس مکاں ہے لامکاں میں، لامکاں میں ہے مکاں

اب جہان کی زندہ صُورت کو مجرّد مانیے
لامکان و لازمان ثابت ہوئی جانِ جہان

اصلِ اوّل میں نقوشِ جُملہ اشیا زندہ ہیں
پس اسی کو لامکان اور عالمِ تجرید جان

جیسے ہوتا ہے بشر کا اِک جدا جسمِ لطیف
اس طرح ہے جانِ عالم بے مکان و بے زمان

عکسِ عالم ہے تخیّل میں ہیولیٰ کے بغیر
باجمالِ صُورت و معنی و حیّ و بازبان

عالمِ خواب و تخیّل ہے مثالِ لامکان
پر نہیں یہ زندگی و روشنی مانندِ آن

مُختلف درجات ہوتے ہیں مگر اس خواب کے
خوابِ غافل، خوابِ عاقل، خوابِ پاکِ عارفان

خوابِ عارف لامکان کا نسخۂ تحقیق ہے
خوابِ غافل ہے مثالِ ظلمتِ رُوح و روان

عالمِ خواب و تخیّل ہے کتابِ ممکنات
اس میں سب کچھ ہے سمجھ لے اے حکیمِ نکتہ دان

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

لامکاں کا ہر نمونہ آخرت کی ہر مثال

کچھ مناظر خوف کے اور کچھ مسرت کے نشان

صورتِ کون و مکان و نقشۂ دہر و زمان

حالتِ روی زمین و کیفِ جوفِ آسمان

ماضی و مستقبل اس میں حال ہو کر رہ گئے

صورتِ پیری و طفلی دیکھ سکتا ہے جوان

مردِ عارف کے خیال و خواب جب روشن ہوتے

قدرتِ حق نے دکھایا صد جہان اندر جہان

پھر خیال و خواب سے اِک ایسی بیداری بنی

جو حقائق کے لئے ہوتی رہی ہے ترجمان

پس بشر کی ذات ہے آئینۂ ممکن نما

جب مُصفّا ہو حقائق اس میں ہوتے ہیں عیان

اس طرح وہ واقفِ اسرارِ قدرت ہو گیا

کام اس نے وہ کیا جس کا نہ تھا وہم و گمان

اس نے یہ جانا کہ کوئی کام ناممکن نہیں

چونکہ وہ خود مظہرِ قدرت ہے بہرِ امتحان

گرچہ وہ اِک قطرہ ہے لیکن سمندر ساتھ ہے
گرچہ وہ اِک ذرّہ ہے سورج ہے اس میں ضَوفشان
مقصدِ علمِ ضروری سرِّ وحدت ہے نصیرؔ
علمِ فاضل ہے مثالِ آبِ بحرِ بیکران
دیکھنا یہ ہے کہ اس پانی پہ ہے عرشِ الٰہ؟
یا اسے اب چرخِ اعظم پر لئے ہیں حاملان

پُوچھنا گر شرطِ دانش ہے تو سُنیئے اِک سوال
قادرِ مُطلق مَلک پر کیوں ہُوا بارِ گران؟

تجسُّسِ فکر و نظر

کیا رازِ فتنہ ہے رُخِ حسُن و جمال میں ؟
ہنگامہ ہو گیا ہے جہانِ خیال میں
اس رنگ و بُوئے گُل میں یہ سحرِ ستم ہے کیوں ؟
بلبل کی زندگی ہے پڑی صد وبال میں
یہ ہے فنائے عشق جو پروانہ جل گیا ؟
کیا رمز ہے چراغ کے اس اشتعال میں ؟
آوازِ ساز کیسی بنی مستیٔ شراب ؟
جو صوفیوں پہ چھائی ہے اس وجد و حال میں
گاتے ہیں جب طیورِ چمن نغمۂ بہار
آتے ہیں کیوں ادیب و سُخن ور جلال میں ؟
اس آرزوئے منظرِ قدُرت سے کیا مراد ؟
کس کا ہے یہ پیام نسیمِ شمال میں ؟

وہ سیرِ جوئبارِ شبِ ماہتاب میں
نقشِ فلک ہو جلوۂ آبِ زُلال میں

آنکھوں کو سیرِ باغ سے کیوں واسطہ پڑا؟
کانوں کو کیا ہے پردۂ حُسنِ مقال میں؟

ذوقِ نگاہِ طفل کا عالم بھی دیکھئے!
مبہوت ہے نمونۂ رنگ و جمال میں

ان دلبرانِ دہر کا یہ فنِّ دلبری؟
جادوئ دلکشی تو نہیں خدّ و خال میں

عالم ہے رنگ برنگیٔ تصویرِ حسنِ یار
ہے جلوۂ صفات کچھ اور عینِ حال میں

کچھ آگے جا کے دیکھ جمالِ صفاتِ ذات
مت پوج ان بتوں کو جہانِ مثال میں

دیکھا نصیرِ زار کمالِ جمالِ دوست
ہر شے سے جلوہ گر ہے مقامِ وصال میں

مستِ مولا

اگر تُو مستِ مولا ہے تو آجا اشک برسائیں
تجھے گر فکرِ فردا ہے تو آجا اشک برسائیں

اگر دل اُس سے غافل ہے سدا شیدائے باطل ہے
بہت ہی دُور منزل ہے، تو آجا اشک برسائیں

دلِ غمگین فدا ہو جا اُسی میں تو فنا ہو جا
اگر یہ کام مُشکل ہو تو آجا اشک برسائیں

قیامت آکے رُکتی ہے دلوں میں جب قساوت ہے
گزُرنا ہو قیامت سے تو آجا اشک برسائیں

صدائے گریہ وزاری طبیبِ عشق سُنتا ہے
اگر اس کو بُلانا ہے تو آجا اشک برسائیں

چہل درویش کا حلقہ! کہاں ہے تیری دلسوزی؟
اگر آنا ہے اس دل میں تو آجا اشک برسائیں

نصیؔر اعشقِ مؤلانا عجب فِردوسِ اعلیٰ ہے!
بُلالے اپنے ہر ساتھی کہ آجا اشک برسائیں

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نوٹ: قساوت (سختی)، اَشک (آنسو)، فِکرِ فردا (کل = قیامت کی فکر)

اُس نے کہا:

"مَیں تیرا دل ہُوں"

سچ ہے کہ کہا اس نے اِک گنجِ خُدا ہے دل
جب عشقِ حقیقی سے ویرانہ پڑا ہے دل

ہر گونہ تسلّی ہے دیدار کی دولت سے
ہر چند کہ ظاہر میں آہوں سے بھرا ہے دل

اس قالبِ خاکی میں دل عالمِ اکبر ہے
دل دائرۂ کُل ہے اور ارض و سما ہے دل

اسرارِ شہِ خُوبان اُس دل کے خزانے ہیں
صد بار فدا ہے جان صد بار فدا ہے دل

در پردہ کہا اُس نے دل میرے حوالے کر
اے جانِ جہان، واللہ! یہ لے کہ تیرا ہے دل

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

اِس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے
گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل

دلدادۂ اُلفت ہوں اب مجھ میں کہاں ہے دل؟
دلبر نے لیا دل کو عاشق میں کجا ہے دل؟

صد شُکر کہ اب جانان خود میری خودی ہوگا
جب جان ہے فدا اس سے جب اس میں فنا ہے دل

اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں
دل عقدۂ لاینحل اور عقدہ کشا ہے دل

زمزمۂ خدمت

یارو! نہ فراموش کرو آیۂ خدمت — کونین میں ملتا ہے سدا میوۂ خدمت
خدمت کا شجر میوۂ شیریں سے لدا ہے — اور راحتِ جاں سے ہے بھرا سایۂ خدمت
احباب ہزاروں کو میں تحفہ کیا دوں؛ — اک تحفۂ کلّی ہے خوشا! تحفۂ خدمت

سردار جو دانا ہے وہ قوم کا خادم ہے
ہر شخص نہیں جانتا یہ مرتبۂ خدمت

جنّت کا خزانہ ہے جنّت کا ترانہ ہے — یہ وَلولۂ خدمت یہ زمزمۂ خدمت
خدمت جو عبادت ہے تو تب قبلہ بھی ہوگا — مولائے زمانہ ہے مرا قبلۂ خدمت
ہر چند کہ دنیا میں نعمات بہت سی ہیں — لیکن مزۂ خدمت! یکتا مزۂ خدمت

کہتا ہے نصیر الدّین اے لشکرِ ایمانی!
جاری ہی رکھو دائم یہ سلسلۂ خدمت

نوٹ: آیۂ خدمت = سورۂ محمّد ۴۷:۷

قانونِ بہشت

(ایک بہشتی کی زبانِ حال سے)

یہ ربّ کا کرم ہے کہ مَیں جنّت میں گیا ہوں
اِک نُور یہاں ہے کہ مجھے اس نے دیا ہے

(س) ہوگی کہ نہیں کل کو ہمیں تیری مُلاقات؟
اے جان! بتا ہم کو بتا جلدی یہی بات؟

(ج) وہ کیسی بہشت ہے کہ نہ ہو جس میں ملاقات
یہ کیسا سوال ہے، بصد حیف ہے، ھَیھَاتُ!

دانا ہیں وہی لوگ جو جنّت کو سمجھتے
آیات کے باطن سے وہ حکمت کو سمجھتے

قانونِ بہشت دیکھ کہ وہ رحمتِ کُلّ ہے
واں کوئی نہیں خار فقط غنچہ و گُل ہے

نوٹ: قانونِ بہشت سے وہ آیاتِ کریمہ مراد ہیں جو بہشت کی توصیف میں وارد ہوئی ہیں

Guldastah-yi ʿIrfān

INSTITUTE FOR
SPIRITUAL WISDOM &
LUMINOUS SCIENCE
knowledge for a united humanity

9 781903 440650